ٹریڈ گلوبلائزیشن
تجارت کی عالمگیریت

ڈاکٹر محمد نعیم ☆

Abstract

Globalization is the most important subject of the present age. It started with the progress in economic field. Even some experts deeping in view only the economic aspects of Globalization. But in reality it has taken all the fields under its influence. Its clear effects can be seen in political, cultural and atmopheric fields. Trade globalization is being given the utmost importance in economic globalization. According a planned scheme, the efforts are made to join the world together in trade. To achieve this purpose GATT accord was made which later appeared in the form of WTO. In which a number of principles were designed to attain various objectives, which provides a foundation for a lot of agreements among different countries. Many institutions are supporting WTO on international level. In short, WTO is the primary motif of trade globalization. It has also negative effects on the world trade system due to vavious reasons.

Keywords: Trade, Globalization, WTO,World Bank.

گلوبلائزیشن عصرِ حاضر کا سب سے اہم موضوع ہے۔اس نے مختلف میدانوں کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اس کی ابتدا اقتصادی میدان میں ترقی سے شروع ہوئی۔یہاں تک کے بعض ماہرین گلوبلائزیشن کے صرف

☆ ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ES کلیم شہید کالونی نمبر 1، فیصل آباد

اقتصادی پہلو ہی کو مدنظر رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں آج اس نے تمام میدانوں کو اپنے زیر اثر لے لیا ہے۔ سیاسی، ثقافتی، ماحولیاتی میدانوں میں بھی اس کے اثرات واضح دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ تمام میدان باہم مربوط ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں مگر ہم یہاں اپنے مقالہ کی ضرورت کے پیشِ نظر گلوبلائزیشن کے اقتصادی پہلو کو ہی روشناس کروائیں گے اور اس کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

اقتصادی گلوبلائزیشن کو سمجھنے سے پہلے گلوبلائزیشن کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ گلوبلائزیشن کے بہت سے مثبت اور منفی پہلوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ درج ذیل تعریفوں سے گلوبلائزیشن کے مفہوم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ یہاں پر ایک بات واضح کردی جائے کہ یہاں گلوبلائزیشن سے کارپوریٹ گلوبلائزیشن یا نیولبرل ازم سے جڑی ہوئی گلوبلائزیشن مراد ہے۔

گلوبلائزیشن کی تعریف:

ماہرین کی اکثریت متفق ہے کہ گلوبلائزیشن کی کوئی واضح تعریف نہیں ہوسکی۔ تاہم درج ذیل تعریفات کی روشنی میں ہم اسے کافی حد تک سمجھ سکتے ہیں۔ فریڈ بی سٹیجر کہتا ہے کہ:

> ''گلوبلائزیشن کی کوئی عمومی قابلِ قبول تعریف تونہیں ابھری ماسوائے چند وسیع وضاحتوں کے جیسا کہ بڑھتی ہوئی عالمی جڑت، تیزی سے شدید ہوتے عالمی تعلقات، وقت اور خلا کا سکڑ جانا، پیچیدہ عوامل جو کہ سیاسی اور معاشی اثرات کی آمیزش سے چل رہے ہیں، اور تیز اور نسبتاً نہ رکنے والے سرمائے، عوام اور خیالات کا سرحدوں کے آر پار بہاؤ۔ چند محققین نے تو اس طرح کے خدوخال واضح کرنے کی مخالفت کی ہے اور بعض تو اس حد تک چلے گئے ہیں کہ انہوں نے گلوبلائزیشن کے وجود ہی سے انکار کردیا۔''(۱)

وہ خود گلوبلائزیشن کو ایک اینگلو امریکی فیری مارکیٹ کا ڈاکٹرائن خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گلوبلائزیشن سے جڑا نظریہ ایک اینگلو امریکی فری مارکیٹ کا ڈاکٹرائن ہے جو کہ گلوبلائزیشن کے نئے تصور کو ودیعت کرتا ہے جس کے ساتھ نیولبرل معیارات، اقدار اور مطالب جڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب عوامی کھپت کے لئے میڈیا اور مقبول ثقافتی طریقوں سے لوگوں میں پیدا کیا جارہا ہے۔(۲)

بعض لوگ گلوبلائزیشن کو سادہ الفاظ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ

Liberalisation+Integration of market=Globalization

گلابلائزیشن کو ''نئے عالمی نظام (New World Order)'' اور ''دود کے اختتام'' سے بھی یاد کیا

جاتا ہے۔

New Collegiate Dictionary میں گلوبلائزیشن کے مندرجہ ذیل معنی درج ہیں:

''کسی چیز کو عالمیت کا جامہ پہنانا، کسی چیز کے دائرے کو عالمی بنانا''(۳)

گلوبلائزیشن کے منفی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اس کی تعریفیں کی گئی ہیں جیسا کہ عابد الجابری بیان کرتے ہیں:

''گلوبلائزیشن سیاسی اور اقتصادی اصولوں، معاشرتی وثقافتی اقدار اور زندگی کے طرز اور طور طریق کے ڈھانچے کا نام ہے، جو پوری دنیا پر زبردستی مسلط کیا جائے گا۔ اور لوگوں کو اس کے کھینچے ہوئے دائرے میں زندگی گزارنے پر مجبور کیا جائے گا۔''(۴)

اسی طرح کے منفی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے گلوبلائزیشن کی تعریف محمد ابراہیم المبروک نے کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

''عالم گیریت سیکولر اور مادیت پرست فلسفے اور اس سے متعلق اقدار وقوانین اور اصول و تصورات کو باشندگانِ عالم پر مسلط کرنے کی کوشش کا نام ہے۔''(۵)

لیکن اس کے برخلاف گلوبلائزیشن کو مثبت انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرنے والے اس کو اور انداز میں پیش کرتے ہیں۔ WTO جو گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا داعی ہے وہ اس کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے:

''عالم گیریت دنیا کے ممالک کے درمیان اس اقتصادی تعاون کا نام ہے، جو پروڈکٹ اور سروسز کے تبادلے میں اضافہ کی وجہ سے بڑھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان ممالک کے راس المال میں بھی اضافہ ہوتا ہے، یہ ایک ایسی تحریک ہے، جس کا مقصد کسٹم اور جغرافیائی حدود کو ختم کرنا اور پوری دنیا کو ایک عالمی منڈی میں تبدیل کرنا ہے۔ اور اسے واحد گلوبل انٹرنیشنل تنظیم کے طور پر پیش کرتا ہے۔''(۶)

WTO کے 2007 میں ہونے والے پبلک فورم کا موضوع بھی یہی تھا کہ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کس طرح گلوبلائزیشن کو جوڑ سکتا ہے۔(۷)

اس کے علاوہ عالمی تجارتی انسائیکلوپیڈیا (The International Encyclopadia of Business and Management) نے گلوبلائزیشن کی تعریف اس انداز میں کی ہے:

''یہ ایک عالمی تہذیب کے پھیلاؤ اور اس کو وسعت دینے کے لئے نقشِ راہ ہے۔''(۸)

کلائیو ہیملٹن گلوبلائزیشن کو اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ:

''گلوبلائزیشن ایک ایسا عمل ہے جس میں طاقتور معاشی قوتیں دنیا کے تمام کونوں کو ایک نیٹ ورک میں جوڑتی جارہی ہیں جس پر بڑی کارپوریشنز کا غلبہ ہوگا اور انہی کے مفادات میں یہ عمل چلایا جارہا ہے۔ یہ عمل جو کہ 70 کی دہائی میں شروع ہوا یہ طاقتور عمل بن چکا ہے۔ اور اپنے ساتھ سیاسی اور ثقافتی عمل بھی چلارہا ہے اور اپنی مرضی ایسے لوگوں پر ٹھونس رہا ہے جو اس کے غیر فعال شکار ہیں۔ یہ عالمی مالیاتی اداروں کی تبدیلی اور مقامی معاشی پالیسیوں کی تبدیلی سے جڑا ہوا ہے اور یہ تبدیلیاں سرمائے اور تجارتی اشیاء کے بلا روک ٹوک بہاؤ کے لئے معاون ہیں۔ تجارت آزاد ہوگئی ہے۔ عالمی سرمائے کے بہاؤ کو آزاد کردیا گیا ہے اور کرنسی کو آزاد چھوڑ دیا گیا اور اس سارے عمل کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ اس سے معاشی ترقی بڑھے گی۔''(۹)

اس کے علاوہ ہیملٹن گلوبلائزیشن کی دو پہلوؤں کی تعریفیں بھی کرتا ہے۔ معاشی لحاظ سے اسے یوں بیان کرتا ہے کہ:

''مالیات، سرمایہ کاری، پیداوار، تقسیم اور مارکیٹنگ کی بڑھتی ہوئی تنظیم کہ یہ ساری دنیا سے متعلق ہو اور ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔''

سماجی لحاظ سے گلابلائزیشن کو اس انداز میں بیان کرتا ہے کہ:

''ہم عصر سماجی زندگی کے تمام پہلوؤں کے پھیلاؤ، گہرائی اور تیز ہوکر جڑ جانے کا نام گلابلائزیشن ہے۔''(۱۰)

ہیملٹن کی ان تعریفوں سے محسوس ہوتا ہے کہ گلوبلائزیشن بہت ہی مفید اور اور ضروری عمل جس نے دنیا کو آپس میں ملانے کا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے ہم بیان کرچکے ہیں کہ جس طرح گلوبلائزیشن کو ایک فلسفہ کے طور پر گلوبلسٹ پیش کررہے ہیں وہ دراصل ایک اینگلو امریکی فری ڈاکٹرائن ہے۔

رابرٹ ڈبلیو میک چیز موجودہ عالمی صورتِ حال کے تناظر میں گلوبلائزیشن کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''گلوبلائزیشن طاقتور حکومتوں بالخصوص امریکہ کا نتیجہ ہے جو کہ تجارتی معاہدوں کا دنیا کی عوام کے گلوں سے زبردستی نیچے اتار رہے ہیں تاکہ پوری دنیا میں ان غریب ملکوں کی معیشت کو ملٹی نیشنل کمپنیوں اور دولت مندوں کے لئے آسان بنایا جائے اور ان کمپنیوں اور دولت

منڈوں پر ان ملکوں کی عوام کی کوئی ذمہ داری بھی نہ پڑے۔"(۱۱)

ان تعریفوں کی روشنی میں، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ گلابلائزیشن دراصل ایک ہمہ جہت عمل کا نام ہے۔ یہ عمل معاشی، سیاسی اور ثقافتی پہلوؤں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اسی وجہ سے اس کی مکمل تعریف کرنا مشکل کام ہے۔ بعض ماہرین کی آراء سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان نظام کا تعلق سیاست سے ہے، جیسا کہ امریکی صدر نے اس کے لئے جدید عالمی نظام کی اصطلاح استعمال کی تھی، حالانکہ یہ تحریک نہ صرف سیاست سے بلکہ اقتصاد، معاشرت، ثقافت اور تعلیم سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ بلکہ یہ اصطلاح اپنے وسیع تر مفہوم کے ساتھ، دنیا پر ہر اعتبار سے بالا دستی قائم کرنے کے ارادے کی غماز ہے، گلوبلائزیشن جو شروع میں عالمی اقتصادیات کی ایک تحریک کے طور پر ظاہر ہوئی اب اقتصادی حدود سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ اور صورت حال یہ ہے کہ اب عالمی منڈیوں میں اموالِ تجارت کے ساتھ ساتھ سیاست، ثقافت اور تعلیم جیسے شعبوں پر بھی گلوبلائزیشن کا مہیب سایہ چھایا ہوا ہے۔(۱۲) گلوبلائزیشن کو دراصل آج کے گلابلسٹ آزاد منڈی کی معیشت اور نیولبرل ازم کے فلسفے کے ساتھ جوڑ کر ہی پیش کر رہے ہیں۔

گلوبلائزیشن کا تاریخی پس منظر:

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گلوبلائزیشن کا عمل اسی صدی کی پیداوار ہے جس وجہ سے آج اس کا ہر سمت چرچا ہے۔ یا کہ پھر یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے کہ جس کے پیچھے مفادات پوشیدہ ہیں۔ اگر گلوبلائزیشن سے مراد محض دنیا کا آپس میں جڑ جانا ہے تو تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ بہت عرصہ سے جاری و ساری ہے۔ تمام مذاہب نے دنیا کے انسانوں کو آپس میں ملانے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ دنیا میں کئی ایسی تحریکیں جنم لے چکی ہیں جن کا مقصد لوگوں کے درمیان فاصلے کم کر کے انہیں آپس میں ایک دوسرے کے قریب لے کر آنا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی نے بھی اس اعتبار سے گلوبلائزیشن ہی کی دعوت دی تھی جو ان کے سب سے مشہور نعرہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "دنیا بھر کے محنت کشو ایک ہو جاؤ"(۱۳)

اقتصادی گلوبلائزیشن کا تصور:

جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ گلوبلائزیشن کے بہت سے میدانِ کار ہیں لیکن اقتصادی میدان میں اس کا اثر سب سے زیادہ ہے۔

اقتصادی گلوبلائزیشن کو ہم ان الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ کہ صنعت و تجارت کے میدان ملکی حدود

میں نہ رہیں بلکہ ہر شخص کو انفرادی طور پر یا مل جل کر یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ دوسرے ممالک میں تجارت میں سرمایہ کاری کریں اس اس کے بدلے میں اپنے مفادات حاصل کریں۔اسی کو اصطلاح میں عالمی تجارت سے تعبیر کیا گیا ہے۔اسی وجہ سے گلوبلائزیشن کے علمبرداروں نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ ’’جانے دو، کام کرنے دو‘‘

یوں اقتصادی گلوبلائزیشن سے مراد ہوگا کہ دنیا میں معاشی اعتبار سے ایک ایسا نظام متعارف کروایا جائے کہ جس کی وجہ سے تمام دنیا کو آپس میں جوڑ دیا جائے اور ٹریڈ گلوبلائزیشن سے مراد ہوگا کہ تجارتی اعتبار سے تمام دنیا کو آپس میں ایک دوسرے سے جوڑ دیا جائے تاکہ تمام ممالک بلا روک ٹوک کے ہر جگہ تجارتی اشیاء کو پہنچا سکیں۔اور ایک ملک کا سامان دوسرے ملک میں بغیر کسی رکاوٹ کے آ جا سکے۔موجودہ دور میں WTO ٹریڈ گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔

اقتصادی رٹریڈ گلوبلائزیشن کے لئے عملی کوشش:

جس عمل کو آج کل گلوبلائزیشن کہا جارہا ہے وہ بیسویں صدی ہی کی پیداوار ہے۔جب 1947ء کو 23 ممالک نے مل کر ایک پہلی تنظیم بنائی تاکہ ممبر ممالک کے درمیان تجارت کرنے کے اصول وضوابط طے کئے جا سکیں۔اور اسے انٹرنیشنل ٹریڈ آرگنائزیشن کا نام دیا گیا لیکن امریکی کانگرس کی مداخلت کی وجہ سے یہ تشکیل نہ دی جاسکی تاہم ڈرامائی انداز میں (General Agreement on Tariffs and Trade GATT) تشکیل دیا گیا۔(۱۴)

یوں GATT اپنے معاہدوں کو بھی ڈیل کر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ انٹرنیشنل ٹریڈ آرگنائزیشن کا فرضی کردار بھی ادا کر رہا تھا۔(۱۵)

دوسری عالمی جنگ کے بعد اقتصادی میدان میں موجودہ کوششیں اس بات کی غمازی کر رہی ہیں کہ تیسری عالمی جنگ اب ایٹمی بھی نہیں ہوگی اور نہ ہی سرحدوں پر لڑی جائے گی بلکہ یہ جنگ اب اقتصادی میدان میں لڑی جائے گی۔(۱۶)

مختلف راونڈز کا مختصر تعارف:

تقریباً پینسٹھ سال پر محیط اس سفر میں GATT میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔یہ تبدیلیاں ان مقاصد کے حصول کے لئے ہوئی ہیں جس کیلئے GATT معاہدہ عمل پذیر ہوا تھا۔ان تبدیلیوں میں مختلف ممالک میں ہونے والے مذاکرات نے اہم کردار ادا کیا۔یہ مذاکرات ’’راونڈز‘‘ کہلاتے ہیں اور ان راونڈز

کو اسی شہر کا نام دیا گیا جس میں یہ ہوئے تھے اور بعض راؤنڈ افراد کے ناموں سے بھی مشہور ہیں۔اب تک 9 راؤنڈز ہو چکے ہیں۔ان میں سے بعض خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ان راؤنڈز کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔(۱۷)

نمبر شمار	راؤنڈ کا نام	سال	دورانیہ	ممالک	عنوانات
1	جنیوا	اپریل 1947ء	7 مہینے	23	ٹیرف
2	انیسی	اپریل 1949ء	5 مہینے	13	ٹیرف
3	تورقوائی	ستمبر 1950ء	8 مہینے	38	ٹیرف
4	جنیوا iii	جنوری 1956ء	5 مہینے	26	ٹیرف اور جاپان کی شمولیت
5	ڈلن	ستمبر 1960ء	11 مہینے	26	ٹیرف
6	کینڈی	مئی 1694ء	37 مہینے	62	ٹیرف اور اینٹی ڈمپنگ
7	ٹوکیو	ستمبر 1973ء	74 مہینے	102	ٹیرف اور نان ٹیرف میرز، ایگریمنٹس
8	یوراگوئے	ستمبر 1986ء	87 مہینے	123	ٹیرف، نان ٹیرف میرز، قوانین، سروسز، وغیرہ
9	دوحہ	نومبر 2001ء		159	ٹیرف، ایگریکلچر، لیبر سٹینڈرڈز، ماحول، ٹرانسپرنسی

ان راؤنڈز میں سے درج ذیل خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

یوراگوئے راؤنڈ:

یوراگوئے راؤنڈ میں نہ صرف WTO کا قیام عمل میں لایا گیا بلکہ درج ذیل مسائل پر معاہدے بھی کیئے گئے۔جو اس سے قبل GATT کے دائرہ اختیار سے باہر تھے۔(۱۸)

محصولات — محصولات کے علاوہ دیگر پابندیاں — صنعت اور کپڑا

سروسز کی تجارت — دانشورانہ ملکیتی حقوق سے متعلقہ تجارت ٹرپس (TRIPs)

سرمائے کی حفاظت سے متعلق تجارتی قوانین۔ٹریمز (TRIMs) — GATT کا نظام

GATT کے قوانین — حکومتی مراعات ممالک کے درمیان تجارتی مسائل کا تصفیہ۔ڈی ایس بی

اینٹی ڈمپنگ — ٹوکیو کے ادوار میں بنائے گئے کوڈز (۱۹)

درج بالا نکات یوراگوئے راؤنڈ کے بنیادی نکات ہیں جن کی وجہ سے اس کو اہمیت حاصل ہے۔

دوحہ راؤنڈ

WTO ممبرز کے درمیان تجارتی گفتگو کے سلسلہ میں دوحہ راؤنڈ سب سے آخری راؤنڈ ہے۔اس کا مقصد انٹرنیشنل ٹریڈنگ سسٹم میں کم رکاوٹوں اور ترمیم شدہ تجارتی قوانین کے ذریعے بڑی اصلاحات کا حصول ہے۔اس کا کام کرنے کا پروگرام 20 ایریاز کو کور کرتا ہے۔سیمی آفیشلی اس کا نام ''دوحہ ڈویلپمنٹ ایجنڈا'' بھی ہے۔کیونکہ اس کا بنیادی مقصد ترقی پذیر ممالک کی تجارت کو ترقی دینا ہے۔دوحہ راؤنڈ کے اہم موضوعات درج ذیل ہیں۔

صنعتی محصولات اور غیر زرعی اشیاء کی منڈیوں تک رسائی } زراعت

سروسز کی تجارت کا معاہدہ۔''گیٹس''(GATS) } دانشورانہ ملکیتی حقوق سے متعلقہ تجارت (ٹرپس)

تجارت اور ماحول } مزید نئے موضوعات } عمل درآمد کے مسائل } 'ایس ڈی ٹی'

WTO کا تعارف:

WTO سے قبل GATT کے تحت وسیع تر تجارتی معاہدوں پر بات چیت کرنے کے لئے بہت سے اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے پانچ اجلاسوں کا مقصد برآمدات کی محصولات اور کوٹے کے نئے قوانین مرتب کرنا تھا۔ان اجلاسوں کا دائرہ کار محدود تھا۔صنعت اور زراعت کی طرح کے حساس تجارتی مسائل کو بات چیت کا حصہ نہیں بنایا گیا۔اس کے بعد منعقد ہونے والے اجلاسوں میں بات چیت کا دائرہ کار محصولات اور کوٹوں سے بڑھ گیا۔ 1964۔67ء کے کینڈی راؤنڈ میں اینٹی ڈمپنگ کوڈز بنانے پر بات چیت ہوئے۔ جبکہ 1975۔79ء کے ٹوکیو راؤنڈ میں مذاکرات کا دائرہ کار مزید وسیع ہوگیا۔ان مذاکرات میں محصولات کے خاتمے، تکنیکی تجارتی پابندیاں ختم کرنے ،درآمدات کے لائسنس، کسٹم قوانین اور سول ہوائی جہازوں کی تجارت پر بات چیت کی گئی۔اس کے بعد یوراگوئے راؤنڈ کی تفصیل میں ہم نے دیکھا کہ ان راؤنڈ میں اہم امور میں WTO کا قیام مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔جب GATT کو ایک مستقل اور عملی ادارے میں بدل دیا گیا۔اور اس میں مزید کئی اصلاحات کی گئیں۔

75 ممبران اور یورپی کمیونیٹیز نے یکم جنوری 1995 کو WTO کی بنیاد رکھی۔ ان ممبران کے علاوہ مزید 52GATT ممبران نے دوسال کے بعد کانگو میں WTO میں شمولیت اختیار کرلی۔ WTO کے قیام کے بعد 21 نئے ممبران جو GATT میں شامل نہیں تھے انہوں نے اسے جوائن کیا۔ اور 29 ممالک شامل ہونے کے لئے کاروائی کررہے ہیں اوران کی کاروائی تکمیلی مراحل میں ہے۔ 2012ء میں شامل ہونے والے ممالک روس اور Vanuatu کی شمولیت کے بعد اب WTO ممبران کی تعداد 157 ہے۔(۲۰)

یوں یکم جنوری 1995 کو مستقل حیثیت سے قائم ہونے والا WTO ادارہ تجارتی اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا بین الاقوامی تجارتی ادارہ ہے۔(۲۱)

WTO انہیں اصولوں اور بہت سے انہیں قوانین پر قائم ہے جو GATT کے تھے۔ لیکن یہ GATT کے مقابلہ میں مضبوط ادارہ ہے۔ کیونکہ اس کا مستقل ڈھانچہ ہے اور تجارتی تناعات کو حل کرنے کے لئے مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔(۲۲)

GATT معاہدوں کا سیٹ تھا جس پر اقوامِ متحدہ کا اتفاق تھا۔ جبکہ WTO ایک ادارہ ہے۔ ان تنظیم کا کام سنبھالنے کے لئے سیکریٹریٹ کی ضرورت تھی۔ جسے جنیوا میں قائم کیا گیا۔ اس میں 550 کے قریب افراد کا سٹاف موجود ہے۔ اس سٹاف کی نگرانی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے۔ سٹاف کے 23 ڈویژن بنائے گئے ہیں۔ ہر ڈویژن کا اپنا ڈائریکٹر ہے۔ ان ڈویژن ڈائریکٹروں کی نگرانی کے لئے چار ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل نامزد کئے گئے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر اثر ورسوخ کو مدنظر رکھا جائے تو اس کا سٹاف اور بجٹ بہت کم ہے۔ سیکریٹریٹ کے بجٹ کا زیادہ تر حصہ رکن ممالک کے چندہ پر منحصر ہے۔ ہر ملک کل آمدنی میں اپنے حصے کے حساب سے فنڈ مہیا کرتا ہے۔ قانونی طور پر WTO سیکریٹریٹ کوئی تجارتی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ فیصلوں کا اختیار صرف اور صرف رکن ممالک کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم معاہدہ مراکش میں سیکریٹریٹ کے کردار یا اس کے عمل درآمد کے قوانین کو واضح نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے بہت کچھ غیر واضح ہے۔ ہر ڈویژن کے ڈائریکٹر نے حالات کے مطابق اپنا ضابطہ تیار کرلیا ہے۔ قانونی طور پر سیکریٹریٹ کا کام انتظامی امور کو سنبھالنا ہے۔ سیکریٹریٹ سٹاف کو غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ ان کا کام انتظامی امور کو سنبھالنا اور مشورہ دینا ہے۔(۲۳)

اس کے علاوہ WTO میں مختلف کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں۔ تجارتی امور کے وزیر WTO میں اپنے ممالک کی نمائندگی کرتے ہیں یہی اہم فیصلے بھی کرتے ہیں۔ فیصلے عموماً وزراء کانفرنسوں کے درمیان کئے جاتے ہیں۔

WTO کو تجارتی قوانین کا ایک پیچیدہ ادارہ خیال کیا جاتا ہے۔ جو عام آدمی کی فہم سے بالاتر ہے۔ پہلے GATT اور اب WTO کے بارے عام انسانوں کی کم علمی ان کی اہمیت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ WTO بین الاقوامی تجارتی نظام چلانے کے لئے اپنی طرز کا واحد ادارہ ہے جو اقوامِ عالم کے درمیان تجارت کے لئے قوانین مرتب کرتا ہے۔ اور اس کے ممبران کی کثیر تعداد اور اس کے قوانین کی ان ممالک کی پارلیمنٹ سے منظوری اسے مزید مستحکم بناتی ہے۔(۲۴)

GATT کے بعد اب چونکہ WTO ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن عالمی تجارت کو ڈیل کرنے کی سب سے اہم اور بڑی تنظیم ہے اس لئے اسے اور اس کے طریقہ کار، اصولوں، مقاصد اور گلوبلائزیشن میں اس کے کردار کو تفصیل کے ساتھ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔

WTO کے اصول:

Non-Discrimination (دو ممالک کے درمیان تفریق نہ کرنا) WTO ٹریڈنگ سسٹم کا سب سے اہم اصول ہے۔(۲۵)

اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ معاہدے میں شریک تمام ممالک، ایک دوسرے کے بنائے ہوئے سامان کو وہی حیثیت دیں گے۔ جو اپنی مقامی مصنوعات کو دیتے ہیں۔ لہٰذا بیرونی اشیاء پر بھی اتنا ہی ٹیکس ہوگا جتنا کہ وہ اپنی مصنوعات پر لگاتے ہیں۔ جو قوانین مقامی اشیاء پر لاگو ہوں وہی قوانین بیرونی اشیاء پر بھی لاگو ہونے چاہییں۔ اس لحاظ سے غیر ملکی تاجروں کو بھی اپنے ملک کا باشندہ خیال کرنا چاہیے۔ اس اصول کے تحت ہر ملک کو سب سے پسندیدہ ملک کا درجہ دینا چاہیے۔ اور تمام ممبر ممالک کے لئے یکساں قوانین ہوں۔ درج ذیل اصول قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ نیشنل ٹریٹمنٹ:

اس کا مطلب ہے کہ غیر ملکی چیز کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا جو ملکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی غیر ملکی اشیاء پر بھی وہی ٹیکس وغیرہ ہو جو کہ مقامی مصنوعات پر لاگو کئے جاتے ہیں۔(۲۶)

۲۔ موسٹ فیورڈ نیشن ٹریٹمنٹ:

اس کا مطلب ہے کہ اگر معاہدے کے کوئی دو ممبران ایک دوسرے کو کوئی رعائت دیتے ہیں تو انہیں اس تجارتی رعائت کو تمام ممبران تک پھیلانا ہوگا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ اصول صرف ٹیرف کی حد تک ہے

بلکہ تمام قسم کی تجارتی سرگرمیاں اس میں شامل ہیں اور کوئی ملک اس سلسلے میں کوئی شرائط بھی نہیں رکھ سکتا۔ جس کے پورے ہونے کے بعد رعائت دینے کا بہانہ کرنا مقصود ہو۔(۲۷)

۳۔ کمیاتی قیود کے خاتمے کا اصول:

اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی معاہدہ کنندہ ملک کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ دوسرے ملک سے آنے والی مصنوعات کی مقدار مقرر کرے۔ بلکہ کوئی ملک جس قدر چاہیے دوسرے ممالک میں اشیاء برآمد کر سکتا ہے۔

۴۔ کسٹم ڈیوٹی میں کمی کا اصول:

اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ معاہدے میں شامل ممالک غیر ملکی اشیاء پر لگنے والی کسٹم ڈیوٹی کو کم کریں۔ تا کہ عالمی تجارت میں اضافہ ممکن ہو سکے اور تجارت کو فروغ حاصل ہو۔ اور مقامی مصنوعات کے مقابلے میں غیر ملکی اشیاء کی قیمت زیادہ ٹیکس دینے کی وجہ سے زیادہ نہ ہوں۔

۵۔ حکومت کی عدم مداخلت کا اصول:

اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ ممبران ممالک ایکسپورٹ ہونے والی اشیاء کو بلاواسطہ طور پر مالی امداد نہ دیں۔ گویا معاہدہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اشیاء کے معاملے میں حکومت اور کمپنی کے درمیان مقابلہ آرائی نہ ہو۔ بلکہ مختلف کمپنیوں کے درمیان ہو۔ اس لیے کہ حکومت اپنے غیر محدود وسائل کے ساتھ غیر ملکی کمپنی پر غلبہ حاصل کر سکتی ہے۔(۲۸)

تمام ممالک کو جلد از جلد آزاد خیالی سے کام لیتے ہوئے تبادلہ خیال کے ذریعے تجارتی پابندیوں کو ختم کر دینا چاہیے۔ تمام ممالک کو قابل پیش گوئی ہونا چاہیے تا کہ غیر ملکی کمپنیاں، سرمایہ کار اور حکومتیں بھروسہ کر سکیں کہ ملک میں اچانک تجارتی پابندیاں نہیں لگائی جائیں گی۔ ہر قسم کی تجارتی کرپشن کی روک تھام کی جائے گی۔ مثال کے طور پر حکومتی مراعات اور ڈمپنگ وغیرہ، جن کے ذریعے اشیاء کو ان کی اصل قیمت سے کم پر غیر ملکی منڈی پر قابو پانے کے لئے برآمد کیا جاتا ہے۔

اس نظام کو کم ترقی یافتہ ممالک کے لئے زیادہ فائدہ مند ہونا چاہیے۔ انہیں مستحکم کرنے کی خاطر وقت، مراعات اور اختیارات مہیا کرنے ہوں گے۔(۲۹)

۶۔ جمہوری انداز سے چلایا جانے والا ادارہ:

ٹریڈ گلوبلائزیشن کے دعوے دار کہتے ہیں کہ WTO جمہوری انداز میں چلایا جانے والا ادارہ ہے۔کیونکہ یہ ممبران کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔اس بات کا دعویدار WTO کے ڈائریکٹر جنرل مائیک مور ہیں۔ان کے بقول تمام ممبران جمہوری انداز میں WTO کے معاملات حل کرتے ہیں۔اور مورا سے بہت شفاف عمل قرار دیتے ہیں۔کیونکہ تمام فیصلے متفق ہونے کے اصول پر کئے جاتے ہیں۔اور یہ متفق ہونے کا اصول WTO کا دل ہے۔کیونکہ یہ بہت بنیادی جمہودی گارنٹی مہیا کرتا ہے۔(۳۰)

WTO کے مقاصد:

WTO کے قیام کے درج ذیل مقاصد بیان کئے جاتے ہیں:

ا۔بین الاقوامی تجارت کے قوانین مرتب کرنا:

WTO تجارت کے فروغ کے لئے بے شمار قوانین مرتب کرتا ہے۔حقیقت میں اس ادارے کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے۔نہ صرف حکومتوں بلکہ ان قوانین کا عام انسان کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ہے۔

رکن ممالک کو اکثر ان قوانین کے تحت اپنے دانشورانہ ملکیتی حقوق سے متعلقہ قوانین، صنعتی اور زرعی پالیسیاں، عوام کو بنیادی خدمات کی فراہمی کے قوانین اور کبھی کبھار آئین تک تبدیل کرنے پڑتے ہیں۔جس کی وجہ سے ملازمت، آمدنی، برآمدات کی قیمتوں اور مقامی اشیاء کی برآمدات کے مقابلے میں قیمتوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

WTO کا یہ مقصد بھی تھا کہ جب وسیع تر بین الاقوامی تجارتی قوانین کے تحت ممالک کے درمیان معاہدے ہو جائیں تو حکومتیں اس کی پاسداری کریں۔

اس تنظیم کا مقصد تجارتی آزادی حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ اس کا مقصد لمبے عرصے کے دوران بین الاقوامی معاشی ترقی اور دنیا کے امیر اور غریب ممالک میں لوگوں کے زندگی کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔(۳۱)

معاہدہ مراکش میں یہ قانون موجود ہے کہ تجارت کی آزادی اس تنظیم کا آخری مقصد نہیں ہے۔اس کا مقصد WTO کے رکن ممالک میں لوگوں کی زندگی بہتر بنانا ہے۔یہ کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔اس معاہدے کے اراکین:

> ''یہ بات سمجھ لیں کہ ان کا تجارتی اور معاشی رشتہ اس نظریے کے تحت بنایا جا رہا ہے کہ رکن ممالک میں لوگوں کی زندگی کو بہتر بنایا جائے، ملازمتوں کے بہتر مواقع موجود ہوں، آمدنی

اور طلب میں بتدریج اضافہ ہو، اشیاء اور سروسز کی پیداوار اور تجارت کو بڑھایا جائے، دنیا کے وسائل کا بہترین استعمال کیا جائے اور اس استعمال کا مقصد مستحکم ترقی ہو اور ماحول کی حفاظت کا بھرپور خیال رکھا جائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کی خاطر رکن ممالک میں معاشی ترقی کی مختلف سطحوں کے مطابق اس نظریہ کو حقیقت بنانے کی اہمیت کے بارے میں آگاہی پیدا کی جائے۔"(۳۲)

۲۔ ٹیرف کو کم کرنا:

GATT معاہدہ میں جیسا کہ اس کے نام سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزوں کو کثرت کے ساتھ ڈیل کیا گیا۔ وہ دو چیزیں ٹیرف اور تجارت ہے۔ یعنی تجارت کے راستے میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے قوانین و معاہدوں کی تشکیل GATT/WTO کا بنیادی مقصد ہے۔ اگر GATT شروع کے راؤنڈز کی تفصیل دیکھیں تو یہ راؤنڈز ٹیرف کے گرد ہی گھومتے نظر آئیں گے۔

ٹیرف کی مختلف اشکال کا مختلف معاہدوں میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ خاص خاص قسم کی تجارتی رکاوٹیں درج ذیل ہیں:

☆ تجارت کے راستے میں WTO/GATT میں سب سے پہلی اور اہم رکاوٹ ٹیرف (Tariff) ہے۔ لہٰذا GATT/WTO سمجھنے کے لئے ٹیرف کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ٹیرف سے مراد ہے کہ جب کوئی ملک کسی دوسرے ملک میں کوئی چیز برآمد کرتا ہے تو وہ ملک اس کی درآمد پر ایک خاص قسم کا ٹیکس وصول کرتا ہے۔ جس کے کئی مقاصد ہوتے ہیں۔ جن میں ریاست کے لئے آمدنی، مقامی مصنوعات کا تحفظ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ٹیکس کی یہ شکل بہت پرانے زمانے سے ممالک میں نافذ رہی ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد کئی ممالک نے ٹیرف کے نام پر سرمایہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے تجارت کی آزادی میں رکاوٹ پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ لہٰذا اس سب سے بڑی رکاوٹ اور اس جیسی مزید چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے مختلف ممالک نے مل کر معاہدہ کیا کہ اس رکاوٹ کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم کرتے ہوئے بالکل ہی ختم کر دیا جائے گا۔ اور ٹیرف ریٹ Zero کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

☆ تجارت میں رکاوٹ کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ مختلف ممالک اپنے پیداوار کنندگان یا برآمد کنندگان کو باقاعدہ مالی مدد کرتے ہیں تا کہ وہ زیادہ پیداوار یا زیادہ برآمد کریں۔ اسے آزاد تجارت

کے راستے میں رکاوٹ خیال کیا جاتا ہے۔لہذا کسی بھی ملک کی طرف سے اس طرح کی مالی معاونت یا سبسڈی WTO میں ممنوع ہے۔کیونکہ یہ تجارت کی آزادی کے خلاف تجارت کے راستے میں رکاوٹ اور حکومت کی تجارت اور معیشت میں مداخلت ہے۔

☆ تجارت میں رکاوٹ کی ایک صورت ڈمپنگ (Dumping) ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ملک اپنی مصنوعات اور غیر ملکی درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے مصنوعات کو لاگت سے بھی کم قیمت پر فروخت کرے۔اس کی صورت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ بعض اوقات بڑے سرمائے کی حامل کمپنیاں یا زائد پیداوار کی حامل کمپنیاں کسی دوسری کمپنی کی مصنوعات کے مقابلے میں انتہائی سستی مصنوعات بنا کر منڈی میں لے آتی ہیں اور دوسرے ملک کی صنعت کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔اس عمل کو آزاد تجارت کے راستے میں رکاوٹ اور تجارت کی اخلاقیات کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔اسی وجہ سے اس عمل کی روک تھام کے لئے WTO میں مختلف معاہدے کئے گئے ہیں۔ (۳۳)

☆ تجارت میں رکاوٹ کی ایک شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ مختلف کمپنیاں اشیاء کو تیار کسی ملک میں کرتی ہیں اور بتاتی کسی اور ملک کے بارے میں ہیں۔جس کی وجہ سے ان اشیاء پر کسٹم اور دوسرے معیارات کا فرق ڈال کر منافع کمانے کی کوشش کی جاتی ہے۔آج کل یہ عمل کافی اہم ہے کیونکہ آٹو موبائل کمپنیاں اور ٹیکسٹائل کی کمپنیاں مختلف ممالک کے وسائل مثلاً معدنیات، ٹیکنالوجی، قدرتی ذرائع، سستی محنت وغیرہ کو استعمال کر کے ان کو کسی اور ملک کا بتا کر کئی قسم کی مراعات حاصل کرنے اور اس عمل کے ذریعے مختلف ٹیکس بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔کیونکہ WTO میں بعض ممالک کے دوسرے ممالک کے ساتھ معاہدوں کی وجہ سے ٹیکس کی شرح اور دیگر مراعات میں فرق ہے۔

☆ مختلف حکومتیں اپنے ملک میں درآمد کے لئے مختلف کمپنیوں کو لائسنس جاری کرتیں ہیں۔اس عمل کو امپورٹ لائسنسنگ (Import Licensing) کہتے ہیں۔ہر حکومت کو اس کام کا اختیار ہونا چاہیے۔لیکن بعض مرتبہ اس کو تجارت میں رکاوٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔کیونکہ ممالک جانبداری سے یہ لائسنس جاری کر دیتیں ہیں۔ایسی صورت میں WTO اسے ممنوع قرار دیتا ہے۔کیونکہ اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا جائے تو یہ آزاد تجارت کے راستے میں رکاوٹ خیال کیا جاتا ہے۔

☆ اگر کوئی ملک کسی کمپنی پر بے جا قسم کی پابندیاں عائد کرے مثلاً اسے کہے کہ وہ کمپنی خام مال کی مخصوص

مقدار اندرون ملک سے حاصل کرے گی، یا پیداوار کی ایک خاص حد مقامی لوگوں کے درمیان ضرور فروخت کی جائے گی، یا اتنی تعداد میں مزدور اس ملک سے لئے جائیں، یا کمپنی اتنی مدت کے بعد اپنے اثاثے ملک میں ہی چھوڑ کر جائے گی، یا ٹرانسپورٹ کے لئے مخصوص اشیاء کا استعمال کیا جائے گا، یا یہ شرط لگانا کہ سرمایہ کار اس ملک کی مخصوص شے سے زیادہ مال برآمد نہیں کرے گا، ایسی شرائط تجارتی آزادی کی راہ میں رکاوٹ تصور کی جاتیں ہیں۔

☆ اسی طرح بعض تجارتی ادارے پبلک سیکٹر میں ہیں اور ایسے ادارے کو ملک خصوصی رعائیتیں اور حقوق دیتا ہے۔ جس سے وہ درآمد و برآمد کی آزادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ عمل بھی تجارت کی آزادی میں سدِ راہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور ایسی انٹر پرائز ز کو سٹیٹ ٹریڈنگ انٹر پرائز ز کہا جاتا ہے۔

☆ بین الاقوامی تجارت میں ایک رکاوٹ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک کی چیزوں کی نقل تیار کر کے منڈی میں سستی قیمت میں فروخت کے لئے پیش کرتا ہے۔ جس سے اصل کمپنی کی ساکھ خراب ہونے کے ساتھ ساتھ اسے نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے جہاں ممالک نے قوانین تیار کئے ہیں وہیں WTO نے بھی اس سلسلہ میں قانون سازی کی ہے۔ یعنی ذہانتوں کے تحفظ کے قوانین یعنی انٹیلیکچوئل پراپرٹی رائیٹس بنا رکھے ہیں۔ جس کی وجہ سے پیٹنٹ اور ڈیزائن وغیرہ کو رجسٹر کروالیا جاتا ہے اور کوئی دوسری فرم یا ملک یا شخص اس ڈیزائن کی نقل تیار کر کے منڈی میں فروخت کے لئے پیش نہیں کر سکتا۔ بین الاقوامی تناظر میں یہ عمل آزاد تجارت کی راہ میں رکاوٹ گردانا جاتا ہے۔

ٹیرف کو کم کرنے اور رکاوٹیں دور کرنے کے لئے مختلف معاہدے:

درج بالا اور اس قسم کی اور کئی رکاوٹوں کو دور کرنے اور ٹیرف کی شرح کم کرنے کے لئے GATT/WTO نے کئی معاہدے کئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ GATT/WTO کا بنیادی مقصد ہی ٹیرف کو کم کرنا اور رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔ لہٰذا بنیادی طور پر یہ ادارہ اسی مقصد کی ترجمانی کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف معاہدہ طے پاتے رہے۔ ان میں درج ذیل خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ لہٰذا ان کو تھوڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ WTO کے مقاصد کھل کر سامنے آسکیں۔

★لا تضیع عمرک فی التنقل بین التخصصات والوظائف والمهن، فإن معنى هذا أنك لم تنجح في شيء۔★

تجارت کی ٹیکنیکل رکاوٹوں کا معاہدہ(Agreement on Technical Barriers to Trade):

اس معاہدے کی رو سے کوئی ملک کسی دوسرے ملک کی مصنوعات کو اس وجہ سے رد نہیں کرسکتا کہ وہ ٹیکنیکل اعتبار سے کم درجے کی ہیں۔اس مقصد کے لئے سٹینڈرڈ مقرر کئے گئے ہیں مثلاً ISO 9000وغیرہ

سرمایہ کارانہ تجارت کے سلسلہ میں معاہدہ(Agreement on Trade Related Inverstment Measures):

اس معاہدے میں ان رکاوٹوں کا خاتمہ شامل ہے جو کہ آزاد سرمایہ کارانہ تجارت کی راہ میں رکاوٹ ہوں۔مثال کے طور پر یہ رکاوٹیں مندرجہ ذیل ہوسکتیں ہیں۔

الف) Local Content Rent

یعنی سرمایہ کاری پر یہ پابندی لگانا کہ وہ پیداوار کے لئے مقامی وسائل کو کم سے کم اس حد تک ضرور استعمال کرے گی۔

ب) Trade Balancing Requirments

یہ پابندی کہ سرمایہ کار امپورٹ سے زیادہ ایکسپورٹ نہیں کرے گا۔اس طرح کی پابندیاں اس زمرے میں آتیں ہیں۔

ج) فارن ایکسچینج کے بیلنس کی پابندی کا تعلق بھی اس معاہدے سے ہے۔

د) ملک کی طرف سے سبسڈیز

اینٹی ڈمپنگ کا معاہدہ(Anti-Dumping)

اس سے مراد ہے کہ اشیاء کو ان کی لاگت سے بھی کم ریٹ پر فروخت کرنا۔اس معاہدہ میں قوانین وضع کئے گئے ہیں کہ کس طرح اس رکاوٹ کو ردکا جائے گا اور ممالک تجارت کے معاملے میں کن امور کے پابند ہوں گے۔

ٹرپس (Trade Related Aspects of Intellectual Property Rights(TRIPS))

اس معاہدہ کے تحت کاپی رائٹ ، ٹریڈ مارک، جیوگرافیکل انڈی کیشن(Geographical Indication)، انٹیگریٹڈ سرکٹس کا لے آؤٹ(Integrated Circuits Layout) اور پوشیدہ معلومات وغیرہ کو نئے معاہدوں کے تحت قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔جس کے نفاذ کے بعد مصنوعات کی نقل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔تاکہ مخصوص اشیاء تیار کرنے والی کمپنیوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

★لا تغضب، فان الغضب يفسد المزاج، ويغير الخلق، ويسيء العشرة، ويفسد المودة، ويقطع الصلة۔★

سبسڈیز پر معاہدہ(Agreement on Subsidies)

اس معاہدے کی رو سے سبسڈیز جو کہ ایکسپورٹ پرفارمنس اور مقامی اشیاء پر امپورٹڈ کے مقابلے پر دی جاتی ہیں مکمل طور پر ختم کر دی گئیں ہیں۔ دوسری قسم کی سبسڈیز وہ ہیں جو کسی فریق کی ڈومیسٹک انڈسٹری کو نقصان پہنچا سکتی ہوں۔ ان کو قابلِ جرم قرار دیا گیا۔ اور تیسری قسم کی سبسڈی جو کہ تحقیق پر ہے اس کی اجازت دی گئی ہے۔

تنازعات کے حل کا معاہدہ(Understanding on the Settlement of Disputes)

ممالک کے درمیان باہم تنازعات کو حل کرنے کے لئے کئی ایک معاہدے کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے WTO میں تنازعات کے حل کے لئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کا نام DisputesDSB) (Settlement Body ہے۔

WTO کے فوائد:

اس کے علاوہ WTO کی انتظامیہ اس تنظیم کے کئی فوائد بھی بتاتی ہے جو کہ اس کے مقاصد کے حصول میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ 2008ء میں WTO کی طرف سے اس تجارتی سسٹم کے 10 فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ ابتدائیہ میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام تجارتی معاملات بہترین حالت میں نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو ممالک کے درمیان بات چیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام ممالک اس کی ہر بات سے متفق ہیں۔ اسی وجہ سے یہ سسٹم ہونا بہت ضروری ہے۔ تا کہ ممالک کے درمیان اختلافات ختم ہو سکیں۔

WTO کی طرف سے بیان کردہ 10 فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ یہ سسٹم امن قائم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۲۔ اس سسٹم کی وجہ سے تنازعات کو اچھے انداز میں حل کیا جاتا ہے۔

۳۔ اس کے قوانین سب کی زندگی کو آسان بناتے ہیں۔

۴۔ آزاد تجارت Cost of Living کو کم کرتی ہے۔

۵۔ کوالٹی اور اشیاء میں چوائس پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ تجارت کی بدولت آمدنی بڑھتی ہے۔

۷۔ تجارت کے ذریعے اکنامک گروتھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۸۔ اس کے بنیادی اصول زندگی کو زیادہ مؤثر بناتے ہیں۔

۹۔ حکومتیں لابیز سے بچتی ہیں۔

۱۰۔ یہ سسٹم اچھی حکومتوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔(۳۴)

اس کے علاوہ WTO کے تحت تجارتی نظام کے یہ فوائد بھی بیان کئے جاتے ہیں کہ یہ سسٹم آزاد تجارت کو فروغ دیتا ہے اور تجارت کو ریگولیٹ کرتا ہے اور ممبر ممالک کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ممبر ممالک کے لئے تجارتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس مقصد کے حصول کے لئے تمام ممالک کے لئے یکساں قوانین تشکیل دیئے جاتے ہیں تاکہ شفافیت کے ساتھ تمام معاملات طے پاسکیں۔اور دنیا کے ممالک کے درمیان مؤثر تجارت کے نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے۔(۳۵)

WTO کا IMF اور World Bank سے تعلق:

1930 کے معاشی مسائل اور اس کے بعد دوسری جنگِ عظیم نے یورپی ممالک کی معیشت کو سخت نقصان پہنچایا،خصوصاً جنگ کے اخراجات کی وجہ سے ان کا ادائیگیوں کا توازن بہت بگڑ گیا۔اس کے علاوہ برطانیہ نے جنگی اخراجات سے نبٹنے کے لئے خوب نوٹ چھاپے جو کہ اس اصول کے خلاف تھے کہ نوٹ چھاپنے میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ بینک آف انگلینڈ کے پاس سونے کے ذخائر کتنے ہیں۔برطانیہ کے زرمبادلہ برطانوی پونڈ پر دوسرے ممالک کا اعتماد کم ہوگیا اس وقت پونڈ کو بین الاقوامی مالیاتی معاملات میں مرکزیت حاصل تھی جو ختم ہو رہی تھی۔بریٹن ووڈز کا معاہدہ جو کہ 1945ء میں ہوا۔جس میں GATT پر اتفاق کیا گیا۔مزید یہ کہ اس معاہدے کے مطابق ایک ایسے ادارے کی ضرورت تھی، جو مندرجہ ذیل کام کرے۔

☆ دنیا کے لئے ایک نیا اور پر اعتماد مالیاتی نظام تشکیل دے۔

☆ ان ممالک کی مدد کرے جو توازن ادائیگی کا شکار ہیں۔

☆ ارکان ممالک کے زرمبادلہ کی شرح کا درست تعین کرنا اور اس کے لئے ایک نظام وضع کرنا۔

چنانچہ دسمبر 1945ء میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ابتداء میں اس کے 29 ارکان تھے جن میں کیوبا شامل تھا جو بعد میں نکل گیا۔IMF کے ساتھ ہی ایک اور ادارہ World Band تشکیل

دیا گیا۔IMF اپنے آپ کو اس طرح بیان کرتا ہے:

> The IMF describes itself as " An Organization of 188 counties, working to foster global monetary cooperation , secue financial stabilityfacilitate international trade,promote high employment and sustainable economic growth,and reduce poverty around the world"(۳۶)

IMF کا صدر ہمیشہ یورپی یونین اور دوسرے نمبر پر امریکہ ہوتا ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ امریکن یا یورپی زیادہ ذہین ہوتے ہیں، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ با قاعدہ تحریری طور پر آئینی شرط ہے۔ اور اس کے لئے ووٹنگ کا طریقہ کار ہے۔ جسے اگر بغور دیکھا جائے تو غیر جمہوری ہے۔ IMF کا آپریشن ایک کارپوریشن کی طرح چلتا ہے۔ جو ملک اس میں شامل ہوتا ہے وہ اسے ایک مقررہ رقم فیس کے طور پر ادا کرتا ہے۔ یوں وہ اس کا شیئر ہولڈر بن جاتا ہے جتنا کسی ملک کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کا اثر ورسوخ زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی حصہ کی بنیاد پر لوگوں کو ووٹ کا حق دیا جاتا ہے۔ ہر 100,000 ایس ڈی آر پر ایک ووٹ کا حق ہوتا ہے ایس ڈی آر کو یوں سمجھ لیں کہ IMF کی کرنسی کی ایک اکائی ہے۔ اقوام متحدہ کے برعکس جہاں ایک ملک ایک ووٹ ہے۔ یہ بھی نہیں ہوسکتا ہے کہ آپ زیادہ سٹاک خرید لیں اور زیادہ ووٹ بنا لیں بلکہ حصص کی تقسیم پانچ سال کے بعد ہوتی ہے۔ لہٰذا سسٹم مکمل طور پر بڑے شیئر ہولڈر کے قبضے میں ہی رہتا ہے۔ امریکہ کے پاس سب سے زیادہ ووٹ ہیں۔(۳۷)

ورلڈ بینک بھی IMF کے ساتھ ہی معرضِ وجود میں آنے والا ادارہ ہے۔ اس ادارہ کا بنیادی مقصد ممبر ممالک کو اقتصادی ترقی کے مواقع فراہم کرنا تھا۔ اس ادارے کا موٹو (Moto) "Working for a world free of poverty" یہ ہے۔

ادارہ میں بھی ووٹنگ کا طریقہ کار شیئر ہولڈرز کے حصص پر منحصر ہے۔ صدر ہمیشہ امریکہ ہوتا ہے۔ یوں ترقی یافتہ ممالک خصوصاً امریکہ ہر فیصلہ اپنے مفاد میں کروالیتا ہے۔ کیونکہ اس کی ووٹنگ پاور سب سے زیادہ ہے۔(۳۸)

اقتصادی گلوبلائزیشن کے فروغ میں IMF اور World Bank کا کردار:

آج کل اقتصادی گلوبلائزیشن کو سمجھنے کے لئے اس کو چلانے والے تین اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔اور یہ تین ادارے IMF,WB اور WTO ہیں۔(۳۹)

IMF اور World Band کا گلوبلائزیشن کے ساتھ تعلق کو دیکھنے سے پہلے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ گلوبلائزیشن کے کون سے پہلو زیادہ زورآور ہیں۔گلوبلائزیشن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ گلوبلائزیشن ہمہ گیر پہلوؤں کا حامل ہے۔مگر اس کے دو پہلو زیادہ اجاگر ہو رہے ہیں۔وہ اقتصادی اور سیاسی پہلو ہیں۔اگر گلوبلائزیشن کو بطور اقتصادی نظام کے طور پر دیکھا جائے تو IMF اور WB مالیاتی اور معاشی ادارے ہیں۔لہٰذا ان کا تعلق اس عمل سے بالخصوص سرمایہ دارانہ گلوبلائزیشن سے ضرور بنے گا۔IMF اور WB واضح طور پر آج معیشت میں آزاد منڈی کی معیشت کے فلسفیانہ بنیادوں پر کام کرتے ہیں۔اور اس کی پرموشن ہی ان کا کام ہے۔دوسرا یہ کہ ان اداروں کا کام معاشی کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی ہے۔ گویا سیاسی انداز سے یہ ادارے ملکوں کی معیشت وتجارت کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ان اداروں کا کام ترقی پذید ممالک اور ترقی یافتہ ممالک کی ایلیٹ کلاس کو ملانا بھی ہے۔گلوبلائزیشن کے عمل میں ورلڈ بینک کی شمولیت کی تھوڑی سی وضاحت یوں ہوتی ہے:

''حالیہ سالوں میں ورلڈ بینک نے سینکڑوں بلین ڈالر بہت کم سود پر سبسڈی کے طور پر گلوبل کارپوریشنز کو دیئے تاکہ وہ مدد دیے جانے والے ملکوں کے قدرتی وسائل اور منڈی پر قبضہ کر لیں۔توانائی اور زراعت کے میدان میں کارپوریشنز فائدہ اٹھانے والوں میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔سڑکوں، پاور پلانٹس اور الیکٹرک گرڈز وغیرہ کی تعمیر کے لئے دی گئی ورلڈ بینک کی امداد کا مقصد گلوبل کارپوریشنز کے خدمات کے شعبے میں انفراسٹرکچر بنا کر دینا ہوتا ہے۔اور اس کا مقصد مقامی آبادی کی خدمت کرنا نہیں ہوتا۔درحقیقت جیسا کہ انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز نے لکھا ہے کہ ورلڈ بینک نے گلوبل کارپوریشنز کے مفادات کے لئے جو فوسل ایندھن کے منصوبوں میں امداد دی ہے اس کی وجہ سے وہ گلوبل گرین ہاؤس گیس کے اخراج میں سب سے بڑا حصہ دار بن گیا ہے۔دوسرے علاقائی بینک مثلاً ایشین ڈویلپمنٹ بینک اور انٹرامریکہ ڈویلپمنٹ ہو بہو ورلڈ بینک کی نقل اتارتے ہیں۔''(۴۰)

گویا یہ ادارے جن مقاصد کے لئے تشکیل دیے گئے تھے انہوں نے ان مقاصد کو پیچھے چھوڑ کر گلوبلائزیشن کو فروغ دینا شروع کر دیا۔اس بارے میں Joseph Stiglitz اپنی شہرہ آفاق کتاب

Globalization and its discontents میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"Over the years since its inception, the IMF has changed markedly. Founded on the belief that markets often worked badly, it now champions market supremacy with ideological fervor. Founded on the belief that there is a need for international presure on countries to have more expansionary economic policies such as increasing expenditures, reducing taxes, or lowering interest rates to stimulate the economy, today the IMF typically provides funds only if countries engage in policies like cutting deficits, raising taxes, or raising interest rates that lead to a countraction of the economy. Keynes would be rolling over in his grave were he to see what has happened to his child".(41)

WTO اقتصادی گلوبلائزیشن کا سب سے اہم محرک:

درج بالا معلومات سے معلوم ہوتا ہے کہ WTO گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا محرک ہے۔ کیونکہ اس ادارے کا بنیادی مقصد ہی حکومتوں کو باہم تجارت کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا ہے۔ اور انہیں اس بات کا پابند بنانا ہے کہ وہ ممالک اپنی تجارتی پالیسی کو کس نہج پر چلائیں، مقامی مصنوعات اور پیداوار پر کتنا ٹیکس لیں؟ اور غیر ملکی برآمدات کے مقابلے میں مقامی اشیاء کی کیا قیمتیں متعین کریں؟ دراصل دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں ماہر اقتصادیات کے دو گروہ پائے جاتے تھے۔ ایک گروہ کا خیال یہ تھا کہ ہر ملک کو اپنی ذاتی پیداوار اور آمدنی پر ہی اکتفا کرنا چاہیے، عالمی تجارت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نظریے کے قائلین کے سامنے وہ مسلسل جنگیں تھیں، جن کی وجہ سے ایک دوسرے پر سے اعتماد اٹھ چکا تھا۔ جبکہ اعتماد ہی تجارت کا بنیادی عنصر ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا خیال تھا کہ عالمی تجارت نہیں ہونی چاہیے، اس کے مقابلے میں دوسرے گروہ کا ماننا تھا کہ عالمی تجارت سے ہر ملک کے باشندے مساوات کے اصول پر، تمام سہولتوں سے

فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لیے عالمی تجارت کا قیام ناگزیر ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فاتح ممالک کے پاس بڑا اچھا موقع تھا کہ وہ اپنے نظریات کو دوسرے ممالک پر مسلط کر سکیں۔ لہٰذا انہوں نے عالمی تجارت کے قیام کی بھرپور وکالت کی اور اس کے لئے راہ ہموار کرنے والے ذرائع پر عمل کیا، چنانچہ انہوں نے IMF، WB اور GATT کے قیام کے ساتھ ساتھ 1944ء میں بریٹن ووڈز کانفرنس کے موقع پر ایک عالمی تجارتی تنظیم قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا، لیکن اس وقت عملاً یہ تنظیم سامنے نہیں آئی تھی لیکن بعد میں WTO کی صورت میں یہ تنظیم دنیا کے سامنے آئی۔ اس طرح گلوبلائزیشن کو فروغ دینے کا کھلم کھلا عمل گذشتہ صدی کی آخری دہائی میں شروع ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سلسلے کی سب سے اہم کڑی ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن ہی ہے۔ در حقیقت یہ ادارہ اقتصادی گلوبلائزیشن کا سب سے بڑا نقیب، سب سے زیادہ معاون اور اس کے لئے سب سے زیادہ راہ ہموار کرنے والا ہے۔ آج کل یہ ادارہ دنیا کے ہر ملک کے تجارتی نظام میں اپنے عمل دخل کو یقینی بنائے ہوئے ہے۔

درج بالا حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ گلوبلائزیشن خصوصاً اقتصادی گلوبلائزیشن سوچی سمجھی سازش ہے جس کو پلاننگ کے ذریعے سے مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اقتصادی ترقی کے نام پر مختلف اداروں کا وجود بھی انہی مقاصد کے حصول کی کڑی ہے۔

○○○

احسن القواعد التركيبيه

درسی عربی کتب کی عبارات کی ترکیب کے قواعد آسان انداز میں

جناب مولانا محمد احسن اویسی کی نئی پیش کش......از افادات مفتی لیاقت حسین مظہری صاحب

صدر مدرس جامع العلوم مرکزی عیدگاہ خانیوال

ملنے کا پتہ: دارالعوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی بلاک ۲ کراچی